

ٹانیبل بار اول

(وَحْيَ اللَّهِ)

فَنَبَيَ مِنْ كُلِّ أَكْيَتْ نَزَّلَهُ بِهِ وَنَمَّا نَخْتَهُ مَسْكُونَ قَبُولَ نَكِيلِكُنْ خَدَائِسَتْ قَبُولَ كَرِيجَا دِرِيشَازَ دَأْرَ حَلُونَ ۝
اُسْكِنْ سِچَانِ ظَاهِرَ كَرِدَسَے گَا۔

بِرَسَالَةِ جَبَکَا

نَامَ
ہے

الوصيۃ

کلامِ پاک

حضرت مجید اللہ مسیح موعود و رسالتی محمود میرزا

غلام احمد علی الصلوٰۃ والسلام

قادیانی

- ۲۲ - دسمبر ۱۹۵۴ء کو طبع ہوا۔

(۲۹)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ۔ اما بعد چونکہ خدائے عز و جل نے متواترو جی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ
وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اُس کی وحی اس قدر رتواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو
نبیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے
دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح
لکھوں۔ سو پہلے میں اُس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر
دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی اور بعد میں اردو
کی وحی بھی لکھی جائے گی۔ **قَرُبَ أَجْلُكَ الْمُفَدَّرُ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ**
ذِكْرًا۔ قَلْ مِيعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ شَيْئًا۔ وَإِمَّا نُرِيَنَكَ بَعْضَ
الَّذِي نَعْدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيْنَكَ۔ تَمُوتُ وَآنا رَاضٌ مِنْكَ۔ جَاءَ وَقْتُكَ وَنُبْقِي لَكَ
الْأَيَاتِ بَاهِرَاتٍ۔ جَاءَ وَقْتُكَ وَنُبْقِي لَكَ الْأَيَاتِ بَيِّنَاتٍ۔ قَرُبَ مَا تُوعَدُونَ۔ وَإِمَّا
بِنْعَمَةِ رَبِّكَ فَحَدِيثٌ۔ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ وَيَصْبِرُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيغُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔
(ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان
نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسولی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی

میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوانی مطلوب ہو۔ اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھاویں یا تجھے وفات دے دیں تو اس حالت میں فوت ہو گا جو میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوانی اور ہتھ عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہے گا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارت کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے بازنہیں آتے دُنیا سے اٹھائیں گے اور صفر ہستی سے معدوم کر دیں گے تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اُردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

”بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن سب پر اُداسی چھاجائے

گی۔ یہ ہو گا یہ ہو گا یہ ہو گا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہو گا تمام حوادث اور عجائب قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔“

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ

جو تو بہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان را ہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکو کاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ ☆ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی..... اور فرمایا:

”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔“

اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سوراستباز بنو! اور تقویٰ اختیار کرو! تاتفاق جاؤ۔ آج خدا سے ڈروتا اُس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔

خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آ جائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آ جائیں گی

☆

اگر دنیا کی آنکھ کھلتی تو وہ دیکھتے کہ میں صدی کے سر پر ظاہر ہوا۔ اور چہار ماہ حصہ کے قریب اب تک چودھویں صدی بھی گزر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوئی کے وقت رمضان کے مہینے میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئیں گے مگر افسوس ان پر جنہوں نے دنیا سے پیار کیا انہوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ منه

اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿کَتَبَ اللَّهُ لَاَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي﴾ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ فنشاء ہوتا ہے کہ خدا کی جنت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تحریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تینکیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھیٹھی اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھیٹھا کر رکھتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسم مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے لیکن وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے

☆ (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اُس کے نبی غالب رہیں گے۔ منه

جبیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ﴿وَلَمْ يَمِدَنَ لَهُمْ دِيْنُهُمُ الَّذِي أَرْتَضَى لَهُمْ وَلَيَبْدِلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خُوفِهِمْ أَمْمًا﴾۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جوبنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنسے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جبیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سواء عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلوے سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہوا و تمہارے دل پر بیشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائیٰ ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جبیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جبیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں

قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آؤے تابع داس کے وہ دن آؤے جو دائیٰ وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا و عدوں کا سچا اور فادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلا کمیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سوتیم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں☆ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جوز میں کی متفرق آبادیوں میں

ایسے لوگوں کا انتخاب مونوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس^{۳۰} مون من اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہئے کہ وہ اپنے تیس دوسروں کے لئے نمونہ بنادے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منه

آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں تو حیدر کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پرجمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفوس کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بلکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفته مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درود جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراضی ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غصب الہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غصب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پاہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھا جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر بچے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ بیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں بچ بچ کہتا ہوں کہ وہ

آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبشت ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا..... بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی مخصوص خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کروتا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پر ہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خداراضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس

دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جو ہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو ز میں میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدجتنی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آ لودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے، اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں

وہ وہی بے مثال ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثیل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تین طاہر کر سکتا ہے مگر اُس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجھ ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام حامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبداء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور مُنزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذریعات اور ان کی طاقتیں اُسی کی پیدائش ہیں۔ اُس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تین آپ طاہر کرتا ہے اور اُس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پاسکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اُس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اُس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اُس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ انداھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اُس کی شان کے مخالف ہیں یا اُس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔

اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اُس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمد یہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس کے سب را ہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمه ہے اور ہونا چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمد یہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچادیتی ہے اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کے مکالمہ مخاطبہ کا اُس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمد یہ کی اس میں ہتک ہے ہاں اُمّتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اُس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمد یہ کی ہتک نہیں بلکہ اُس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے ☆ اور جب کوہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درج تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیریہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے

☆

باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منه

پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ **كُنْتُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ**^۱ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ **إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ**^۲ آنَعَمْتَ عَلَيْهِمْ^۳ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کونہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امّت محمدیہ ناقص اور نا تمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقش تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہر تی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اُس کا سکھلانا بھی عبشت ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرداً مرت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے پس ان دونوں خرایوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کا ملہ تا مہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمّتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پران میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کے محیت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح بعض افراد نے باوجود اُمّتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرویہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ **نَبِيُّ اللَّهِ**۔ **وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ** یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمّتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس کنکتہ کو سمجھتے تاہلاک ہونے سے نجگ جائے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دے دی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت فَلَمَّا تَوَفَّيَتِنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ لے اس پر شاہد ہے جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ خدا قیامت کو عیسیٰ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو تو وہ جواب دیں گے کہ جب تک میں ان میں تھا تو ان پر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں بنتا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت فَلَمَّا تَوَفَّيَتِنِي کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ اور چاہے تو اپنی ناقہ کی ضد سے بازنہ آ کر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عضری مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ بہر حال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دُنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دُنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی تو اس صورت میں ممکن نہیں کہ عیسیٰ جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے رو برو قیامت کے دن بولے گا کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دے دیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دُنیا میں آؤے اور چالیس برس دُنیا میں رہے اور عیسایوں سے لڑائیاں کرے۔ وہ نبی کھلا کر ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں پس جب کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ وہ دروغ گوٹھرتے ہیں۔ تو اگر وہ مع جسم عضری آسمان پر ہیں اور بوجب قصری اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اُتریں گے تو کیا وہ آسمان پر ہی میریں گے اور آسمان میں ہی ان کی قبر ہوگی لیکن آسمان پر مرتنا آیت فیہَا تَمُوتُونَ ۝ کے برخلاف ہے۔ پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عضری نہیں گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال قصری سے یہ فیصلہ کر دیا تو پھر کتاب اللہ کی

مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔

اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آ گیا اور صریح اور سچ معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوه نہیں۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی۔ اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزار ہانشان ظہور میں آ گئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۳ مارچ ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا جس کی ایک مدت پہلے خردی گئی تھی پھر خدا نے مجھے خردی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہو گا جب کہ درختوں میں پتائکلتا ہے یاد ریان اُس کا یا آخر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خردی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔

اور خدا نے فرمایا **لِرَأْلَةِ السَّاعَةِ** یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہو گا۔ اور پھر فرمایا **لَكَ نُرْىٰ إِيَّٰتٍ وَنَهْدِمُ مَا يَعْمُرُونَ** یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور

☆

مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گزرنے کے بعد آنے والے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہو گا بہر حال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئے گا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ منه

ایک خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔ ”تیرے لئے میرا نام چکا“۔ منه



جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا بھونچاں آیا اور شدت سے آیا زمین تباہ کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوٹ کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا *إِنَّى مَعَ الْأَفْوَاجِ إِنِّيْكَ بَغْتَةً* یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا اُس دن کی کسی کو بھی خربنیں ہو گی جیسا کہ لوٹ کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کی گئی کسی کو خرب نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہو گا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحریر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا زندگیوں کا خاتمہ۔ اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا *قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَاءِ مَأْيُورٌ ضِيْكَ رَحْمَةً مِّنَّا*۔ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔ یعنی تیرارب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اُترے گا جس سے ٹو خوش ہو جائے گا یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر تھی اور ضرور ہے کہ آسمان اُس امر کے نازل کرنے سے رُکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اُس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے تاکوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے وہ لوگ جو توہہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے۔ مگر وہ بد قسمت جو توہہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بد کاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اُس کی ہلاکت کے دن نزد دیک ہیں کیونکہ اُس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

اس جگہ ایک امر اور قابل تذکرہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے

﴿۱۵﴾ مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت

چھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حادث اور عجائب قدرت دکھلانے کے بعد

تمہارا حادث آئے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دن یا

پر کچھ حادث پڑیں اور کچھ عجائب قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار

ہو جائے اور اُس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلادی گئی کہ یہ تیری قبر

کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کوناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ

کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ

چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے

دکھلائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں

کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین

قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقع کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس

لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التواء میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الہی ہوئی۔ میں نے مناسب

سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے

باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا

ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل

لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی

اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک لوں

کی قبریں بنائجوںی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیسری وفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدا غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پرسچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی [☆] اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں

﴿۱۶﴾



بدظنی ایک سخت بلاء ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود شئن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اُس کی نظر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اُس نے فرمایا۔ انی مع الرسول اقوم واللوم من يلوم۔ واعطیک مايدوم۔ لک درجة في السماء وفي الذين هم يصررون۔ ولک نری ایت ونهدم مايعمرون۔ وقالوا اتجعل فيها من يفسد فيها. قال انی اعلم مالا تعلمون۔

انی مهین من اراد اهانتک۔ لاتخف انی لا يخاف لدى المرسلون۔ اتی امر الله فلا تستعجلوه بشارة تلقا ها النبيون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی و انت منی بمنزلة لا يعلمها الخلق وانت وجیه فی حضرتی اخترتک لنفسی۔ اذا غضبت غضبت و کلمما احیبت احیبت۔ اثرك الله على كل شيء الحمد لله الذي جعلك المسيح ابن مریم۔ لا یسئل عما یفعل وهم یسئلون۔ وکان وعدا مفعولا یعصمک الله من العدا۔ ویسطو بكل من سطا۔ ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون۔ الیس الله بکاف عبدة۔

یاجبال او بی معه و الطیر۔ کتب الله لاغلب انا و رسلي۔ وهم من بعد غلبهم سیغلبون۔ ان الله مع الذين اتقوا والذین هم محسنوں۔ ان الذين امنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم۔ سلام قولًا من رب رحیم و امانتا زوا اليوم ایها المجرمون۔ منه

اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے ٹو راضی ہے اور جن کو ٹو جانتا ہے کہ وہ بکھری تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشنی کا تعلق رکھتے ہیں۔
امِین یارَبُّ الْعَالَمِينَ۔

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلٌ فِيهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستا زی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجالانا ہو گا۔

(۱) اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کیلئے کسی قدر اور زمین خریدی جائے گی جس کی قیمت انداز آہنگار روپیہ ہو گی اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنوں لگایا جائے گا اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہر اہتا ہے جو گذرگاہ ہے اس لئے وہاں ایک پُل طیار کیا جائے گا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہو گا سوکل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کیلئے خرچ ہو گا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ مخصوص انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ ان خویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہئے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہئے کہ ایسی آمدی کا روپیہ جو وقتاً فوتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفن ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسوال حصہ اُس کے تمام تر کہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادقِ کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علمِ انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقیِ اسلام اور اشاعتِ علمِ قرآن و کتبِ دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالحِ اشاعتِ اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو مختلف اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمد یہ بجا لاویں ان اموال میں سے ان تیمبوں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمد یہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت کے ترقی دی جائے۔ یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زین و آسمان کا با دشہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکرنہ کھاؤیں اور دنیا سے پیارنہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گزارہ نہ ہو ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے۔

(۳) تیسرا شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والات مقنی ہو اور محروم اس سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدععت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اُس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت پر عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہو گا لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہو گا اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلا ذل کے دن قریب ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائی ہے مدد دینے والا ہو گا اُس کو دائی گئی ثواب ہو گا اور خیرات جاری یہ کے حکم میں ہو گا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں جو قادیاں سے دُور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں تو ان کے وارثوں کو چاہئے کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھ کر قادیاں میں پہنچاویں اور اگر اس قبرستان کی تیکمیل سے پہلے یعنی پُل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے تو چاہئے کہ بطور امامت صندوق میں رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں

قادیانی میں اُن کی میت لائی جائے لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں
اُن کا قبر میں سے نکالنا مناسب نہ ہوگا ☆

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ
کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تاؤں کے کارنا مے یعنی جو خدا
کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش
ان میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے
دوستوں میں اُس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل
کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک
بدگوکی بدگوئی پر صبر کریں اور دعائیں لگے رہیں۔

وَآخِرُ دُعْوَا نَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

الراقم خاکسار

المفتقر الى الله الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وايد

۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء



کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہی ہے
انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی
کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ میں کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے
کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ منه

☆ پڑھنے کا لینڈ

آلے اے کہ ہشیاری و پاک زاد
 پئے حرص دنیا مدد دیں بباد
 بدیں دارفانی دل خود میند
 کہ دارد نہاں راحتش صد گزند
 اگر باز باشد ترا گوش ہوش
 کہ اے طعمہ من پس از چند روز
 زگوت ندائے درآید بگوش
 کہ اے طعمہ من پس از چند روز
 ہرال کو بد نیائے دوں بتلا است
 برست آنکہ برموت دارد نگاہ
 سفر کرده پیش از سفر سوئے یار
 پئے دار عقبی کمر بستہ چھست
 چوکاڑ حیات است کارے نہاں
 جہنم کزو داد فرقان خبر
 چو آخر ز دنیا سفر کردن است
 چرا عاقلے دل بہ بند دراں
 بدیں فتحہ بستن دل خود خطا است
 چہ حاصل ازیں دلستان دو رنگ
 چرا دل نہ بندی بدال دلستان
 برو فکرِ انجام کن اے غوی
 عروی بود نوبت ماتمت
 اگر برلنکوئی بود خاتمت

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیّة

(۳۶)

رسالہ الوصیّة کے متعلق چند ضروری امر قابلِ اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں:-

(۱) اول یہ کہ جب تک انجمن کا رپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان باعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجہ طیار ہو گیا ہے اس وقت تک جائز نہ ہو گا کہ کوئی میت جس نے رسالہ الوصیّة کے شرائط کی پابندی کی ہے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائی جائے پُل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے طیار ہو جانا ضروری ہو گا اور اس وقت تک میت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جائے گی۔

(۲) ہر ایک صاحب جو رسالہ الوصیّة کی پابندی کا اقرار کریں ضروری ہو گا کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم ۲ دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسوائی حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں۔ اور ضروری ہو گا کہ وہ کم سے کم ۳ دو اخباروں میں اس کو شائع کر دیں۔

(۳) انجمن کا یہ فرض ہو گا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی کر کے وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفیکیٹ اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ دے دیں اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رو سے کوئی میت اس قبرستان میں

لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سارٹیفکٹ انجمن کو دکھلا یا جائے اور انجمن کی ہدایت اور موقع نمائی سے وہ میت اس موقع میں دفن کی جائے جو انجمن نے اُس کے لئے تجویز کیا ہے۔

(۲) اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرنے نابالغ بچ دفن نہیں ہوں گے کیونکہ وہ بہشتی ہیں اور نہ اس قبرستان میں اُس میت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا جب تک وہ اپنے طور پر گل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

(۵) ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی ان کو بجز صندوق قادیان میں لاانا جائز ہوگا اور نیز ضروری ہوگا کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں تا اگر انجمن کو اتفاقی موائع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہوں تو ان کو دُور کر کے اجازت دے۔

(۶) اگر کوئی صاحب خداخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیّۃ کے تمام شرائط پورے کر دیئے ہوں ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں کہ اس فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔

(۷) یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسوائ حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جانے والا اور اُس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

(۸) اگر کوئی صاحب دسویں حصہ جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کو لانا ممکن نہ ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا

کے گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہو گا کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر یہ واقعات لکھے جائیں۔

(۹) انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہو گا اس کو اختیار نہیں ہو گا کہ بجز اغراض سلسلہ احمد یہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہو گی اور جائز ہو گا کہ انجمن با تفاق رائے اُس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ سے ترقی دے۔

(۱۰) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے جو سلسلہ احمد یہ میں داخل ہوں اور پار ساطع اور دیانت دار ہوں اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہو گا کہ وہ پار ساطع نہیں ہے یا یہ کہ وہ دیانت دار نہیں یا یہ کہ وہ ایک چال باز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے تو انجمن کا فرض ہو گا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے اور اس کی جگہ کوئی اور مقرر کرے۔

(۱۱) اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا اپیش آوے تو اُس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں وہ تمام وصیتی مالوں میں سے دیئے جائیں گے۔

(۱۲) اگر کوئی شخص وصیت کر کے پھر کسی اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جائے تو گوانجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر بھی جائز نہ ہو گا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہو گا کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔

(۱۳) چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکھی پاک رہنا ہو گا اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر بنی ہونے چاہئیں۔

(۳۸)

(۱۴) جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دُور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں جو ان کی ہدایت کے تابع ہوں۔ اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں کہ وہاں سے میت کو لانا متعذر ہے تو اُسی جگہ میت کو دن کر دیں اور ثواب سے حصہ پانے کی غرض سے ایسا شخص قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرے اور اُس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اُس انجمن کا کام ہوگا جو اُس ملک میں ہے اور بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اُسی ملک کے اغراضِ دینیہ کیلئے خرچ ہو اور جائز ہوگا کہ کوئی ضرورت محسوس کر کے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جائے جس کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

(۱۵) یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے اور جائز ہوگا کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کر کے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان طیار کریں۔

(۱۶) انجمن میں کم سے کم ہمیشہ ۲۰ ممبر ایسے چاہئیں جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمد یہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

(۱۷) اگر خدا نخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیۃ کی رُو سے وصیت کرتا ہے مجذوم ہو جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لا یا جائے تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لا یا جائے لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا تو اُس کو وہی درجہ ملے گا جیسا کہ دن ہونے والے کو۔

(۱۸) اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور با ایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق

یاد نیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔

(۱۹) اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے رد کیا جائے تو گو صیّق مال بھی پیش کرے تا ہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہو گا۔

(۲۰) میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو اُن کو ان شرائط کی پابندی لازم ہو گی اور شکایت کرنے والا منافق ہو گا۔ یہ وہ شرائط ضروری ہیں جو اپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ ہمیں اس کا روایتی میں اعتراضوں کا نشانہ بناؤیں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محبوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسوائی حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللَّهُ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا أَمَّا وَهُمْ لَا يَفْتَنُونَ ۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے پر ایسا گمان کہ کیوں یوں ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنا ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب

میں فرق کر کے دکھلادے اس لئے اُس نے اب بھی ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلادیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ **فِيْ قُلُوبِهِمْ مَرْضٌ لِفَرَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا**۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور اب تک خدا کی اُن پر حرمتیں ہوں گی۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاوں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زوال جوز میں کوتہ وبالا کر دے گا قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کریں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعییل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اؤلين لکھے جائیں گے۔ اور میں تجھ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کوٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہما رکھے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے نجّ جاتا۔ یاد رکھو! کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے

وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آؤے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے هُذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسُلُونَ لِهِ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مِنْ أَتَّبَعَ الْهُدَىٰ۔

الراقم خاکسار

میرزا غلام احمدؐ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسح موعود

۱۹۰۶ء رجنوری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْکَرِیمِ ۖ

روئیداد اجلاس اول مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان

منعقدہ ۲۹ ربیعہ ۱۴۰۶ء

حاضرین جلسہ

حضرت مولوی نور الدین صاحب پریزیڈنٹ۔ خانصاحب محمد علی خانصاحب۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ مولوی سید محمد احسن صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سیکرٹری مجلس۔ چونکہ بعض ضروری ہدایات اور منظوریوں کا دینا اشد ضروری تھا اور احباب بیرونیات کو اطلاع دینے کے لئے کافی وقت نہ تھا۔ اس لئے بے اجازت حضرت امام علیہ السلام بعد منظوری قواعدیہ جلسہ کیا گیا۔

حسب ذیل معاملات طے ہوئے

- (۱) قرار پایا کہ مسودہ وصیت مجوزہ منظور کیا جائے۔
- (۲) قرار پایا کہ مسودہ کی سر دست آٹھ سو کاپیاں چھپوائی جائیں اور نیز الحکم اور بدر میں بھی چھپوایا جائے۔
- (۳) قرار پایا کہ وصیت کنندگان کو ذیل کی ہدایات برائے تعیل بھیجی جائیں اور

یہ ہدایات وصیت کی فارم کے نیچے چھپوائی جاویں۔

الف۔ اگر ضرورت ہو تو وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ طلب کریں اور اس کی نقل سادہ کاغذ پر از سرنوکریں اور جہاں جگہ چھوڑی گئی ہے وہاں حسب حالات خود خانہ پُری کر لیں۔ وصیت کے لئے کاغذ مضبوط لگاؤیں۔

ب۔ جہاں تک ممکن ہو وصیت کی رجسٹری کرائی جائے اور وصیت نامہ پر حتی الوع بطور گواہ و رثاء یا شرکائے وصیت کنندہ کے دستخط ہوں۔ اور ساتھ ہی شہر یا گاؤں کے دو معزز گواہ ہوں۔
ج۔ وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ اپنے دستخط یا موہاہیر کے علاوہ نشان انگوٹھا ضرور لگاؤیں۔ اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں۔ اور مرد بائیں ہاتھ کا اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگاؤے۔

د۔ اگر وصیت کنندہ لکھ سکتا ہے تو اپنی وصیت اپنے ہاتھ سے لکھے۔

ھ۔ وصیت پر اس امام پ کی ضرورت نہیں۔

و۔ وصیت کنندہ کے اگر کوئی خاص حالات ہوں اور اس میں کسی قانونی مشورہ کی ضرورت ہو تو وہ جوانہجن کے مشیر قانونی ہیں خط لکھ کر دریافت کر لیں۔

(۲)۔ پنجاب میں جو مالکان اراضی ہیں اور ان کی راہ میں وصیت کرنے میں کوئی دقتیں ہیں تو ان کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس قدر جائیداد کی وصیت کرنا چاہتے ہیں اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کر دیں۔ اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثائے بازگشت کے (اگر کوئی ہوں) دستخط کرائیں جن سے ایسے ورثاء کی رضا مندی پائی جائے اور ہبہ نامہ کی رجسٹری ضروری ہے اور جائیداد موبہبہ کا داخل خارج مجلس معتمدین صدر راجہنمن احمد یقید دیان کے نام کرائیں لیکن ایسی صورت میں انہیں نئی پیدا کردہ جائیداد کے متعلق ایسا وقتاً فوتاً کرنا ہو گا۔

(۵)۔ اگر ہبہ مذکورہ رزویشن نمبر ۲ میں بھی وقت ہو تو جس قدر جائیداد کی وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے ہیں اس کی قیمت بازاری مقرر کر کے یا اس کو فروخت کر کے قیمت مقرر کر دیا زرثمن کو مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے حوالے کریں۔ لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائیداد پیدا کریں تو اس

کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوتاً ایسا ہی کرنا ہوگا۔

(۶) جواحرباب کوئی جائیداد نہیں رکھتے مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں وہ اپنی آمدنی کا کم از کم $\frac{1}{10}$ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ یہ ان کا اختیار ہے کہ جو چندے وہ سلسلہ عالیہ کی امداد میں اس وقت دیتے ہیں ان کو اس $\frac{1}{10}$ حصہ میں شامل رہنے دیں یا الگ کر دیں۔ اگر وہ اپنے موجودہ چندوں کو اس $\frac{1}{10}$ حصہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں تو جس طرح وہ چندہ بھیج رہے ہیں بھیجتے رہیں۔ البتہ ان چندوں کو منہا کر کے جو بچہ وہ بقیہ رقم فناشل سیکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے نام بھیج دیں۔ باقی خط و کتابت اس مجلس کے سیکرٹری سے کریں۔ لیکن ان کو وصیت کرنی ہوگی کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے مترو و کہ کم از کم $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک انجمن ہو۔

نوٹ:- (۱) جو صاحب مزید واقفیت قانونی دربارہ وصیت یا ہبہ بہ تعلق مجلس کار پرداز مصالح قبرستان حاصل کرنا چاہیں وہ وصیت یا ہبہ لکھنے سے پہلے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

(۲) خاص حالات میں مجلس معتمدین سے بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔

(۷) کل روپیہ جو چندہ قبرستان کے متعلق ہو یا جو زیر اشتہار الوصیت صورت ہائے متذکرہ بالا میں بھیجا جائے وہ صرف اس پتہ پر آنا چاہیے ”فناشل سیکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان“، اور کسی شخص کے نام یا کسی اور پتہ پر نہیں آنا چاہیے۔

خاکسار محمد علی سیکرٹری ۲۹ رجنوری ۱۹۰۶ء

نور الدین کیم جولائی ۱۹۰۶ء

میرزا غلام احمد